بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۷۳

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ✻ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خطوط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

نمبر ۲۷۶	۲۴ نومبر ۱۹۴۳ء	۲۶ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ	۲۴ ماہ نبوت ۱۳۲۲ ہش	جلد ۳۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ نبوت حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ آج ایک بجے دوپہر ڈلہوزی سے بذریعہ کار روانہ ہو کر سات بجے کے قریب تشریف لے آئے۔ حضور کو شدید نزلہ اور کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

چوہدری مظفرالدین صاحب بی۔اے مبلغ بنگال ڈھاکہ سے آئے ہیں۔ ان کی صحت کمزور ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں ؂

چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی کو امور عامہ سے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تبدیل کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرقہ ہائے اسلامی کو اتحاد کی دعوت

مذہبی اور اخلاقی لحاظ سے عام مسلمانوں کی جو حالت ہے۔ وہ تو ظاہر ہی ہے۔ دنیوی اور ملکی لحاظ سے بھی وہ دوسروں سے بہت پسماندہ ہیں۔ ان کی کسی تحریک میں کوئی تنظیم نہیں۔ ان کے کسی احتجاج میں کوئی اثر نہیں۔ ان کی کسی آواز میں کوئی زور نہیں۔ کیونکہ وہ منتشر اور پراگندہ حالت میں ہیں۔ وہ امور جن میں اختلاف پایا جائے۔ ان میں تو اتحاد اور یک جہتی اس وقت تک ممکن نہیں۔ جبتک اختلاف دور نہ ہو جائے۔ لیکن مصیبت تو یہ ہے۔ کہ وہ ملکی یا مذہبی امور جن میں سب کے سب مسلمان متفق ہیں۔ اور جو سب پر یکساں اثر انداز ہوتے ہیں۔ انہیں سرانجام دینے میں بھی متحد نہیں ہو سکتے۔ اور کسی اہم سے اہم غیر اختلافی معاملہ میں بھی ان کی ایک آواز نہیں ہو سکتی۔

اس کے مقابلہ میں غیر مسلموں کو دیکھئے۔ اگر کسی طرف سے کسی ایسے امر کے خلاف بھی آواز اُٹھتی ہے۔ جس سے خود ہندوؤں کے دوسرے فرقوں کو سخت اختلاف بلکہ شدید نفرت ہوتی ہے۔ اور بارہا وہ اس کا اظہار کر چکے ہوتے ہیں۔ تو بھی موقع پر ایک دوسرے کے ممد و معاون بن جاتے ہیں۔ اس کی تازہ مثال یہ ہے کہ حال میں جب مسلمانوں کے اس پرانے ناسور میں ٹیس پڑی۔ جو یانی آریہ سماج کی طرف منسوب ہونے والی کتاب ستیارتھ پرکاش نے عرصہ سے ان کے دل میں پیدا کر رکھا ہے۔ اور جو اس کتاب کا نام سنتے ہی رسنے لگتا ہے۔ تو سندھ میں اس کا ترجمہ شائع ہونے پر مسلمانوں نے اس کی اصلاح کا سوال اٹھایا۔ (تو) آریوں کا شور و شر تو ایک قدرتی بات تھی لیکن سناتنی ہندوؤں اور ان کے اخبارات نے بھی آریوں کا پورا پورا ساتھ دیا۔ بلکہ بعض اوقات تو ان سے بھی آگے بڑھ کر قدم مارے اور لکھ دیا کہ ہم ستیارتھ پرکاش میں ایک نقطہ کی کمی بیشی بھی برداشت نہ کریں گے۔ حالانکہ ستیارتھ پرکاش وہ پُستک ہے۔ جس میں سناتنی ہندوؤں کے اوتاروں تک کی شان میں سخت گستاخی اور بے ادبی کی گئی ہے۔ اور سناتنی عقائد کا نہایت دل آزار پیرایہ میں بے حد تمسخر اڑایا گیا ہے۔ یہی صورت دیگر فرقوں کے ہندوؤں نے اختیار کی۔ حالانکہ ان سب کے بزرگوں اور ان کے عقیدوں کے خلاف ستیارتھ پرکاش میں نہایت کرخت نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اور اس کے خلاف وہ بارہا اظہار رنج والم کر چکے ہیں۔

ایک طرف تو مختلف فرقوں کے ہندوؤں کی یہ حالت تھی۔ اور دوسری طرف مسلمان کہلانے والوں میں سے ایسے لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ جنہوں نے ستیارتھ پرکاش کے خلاف مطالبہ کی مخالفت شروع کر دی۔ اخبارات میں مضامین لکھے۔ اور وہ مضامین آریوں نے اپنی تائید میں آریہ اخبارات میں شائع کئے۔ حالانکہ ستیارتھ پرکاش میں اسلام۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والا صفات اور قرآن کریم کے متعلق اس قدر بدزبانی اور بیہودہ سرائی کی گئی ہے۔ کہ کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان بھی اسے گوارا نہیں کر سکتا۔

یہ وہ خطرناک مرض ہے جس میں مسلمان مبتلا ہیں۔ اور جس نے انہیں بالکل کھوکھلا کر رکھا ہے۔ کہ وہ کسی اہم سے اہم اور بہتر غیر اختلافی امر پر بھی جمع نہیں ہو سکتے۔ اور نہ متفقہ آواز اٹھا سکتے ہیں۔ اس مرض کے دفعیہ کے لئے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ عرصہ سے یہ نسخہ پیش فرما رہے ہیں۔ کہ ہر فرقہ کے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ امور جو مسلمان ہونے کے لحاظ سے تمام مسلمانوں کے ساتھ یکساں تعلق رکھتے اور سب فرقوں کے مسلمانوں پر یکساں اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان میں مسلمانوں کو متحد اور متفق رہنا چاہیئے۔ اور بعض مذہبی یا سیاسی معاملات میں اختلاف رکھنے کے باوجود آپس میں ایسا اتحاد اور اتفاق قائم کرنا چاہیئے۔ کہ کوئی غیر مسلم طاقت انہیں نقصان نہ پہنچا سکے۔ اور عمدگی کے ساتھ اپنے مشترکہ حقوق اور فوائد کی حفاظت کر سکیں۔ مگر افسوس کہ اس وقت تک مسلمانوں نے اس طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ کیونکہ خود غرض لیڈر اور ذاتی مفاد کو قومی و ملی مفاد پر ترجیح دینے والے علماء نہیں چاہتے کہ مسلمان کسی رنگ میں بھی متحد ہو سکیں۔ باوجود اس کے غور و فکر کرنے والے لوگ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ مشترکہ امور میں تمام مسلمانوں کا اتحاد نہایت ضروری اور مفید چیز ہے

چنانچہ سیالکوٹ میں پنجاب و سرحد کے شیعوں کی جو کانفرنس حال میں منعقد ہوئی۔ اس کے صدر نواب قزلباش نے بالفاظ نوازش علی خاں صاحب اخبار انقلاب (۵ نومبر) "فرقہ ہائے اسلامی کو کامل اتحاد کی دعوت" دیتے ہوئے اپنے خطبہ صدارت میں کہا:۔

"ہمارا معبود ایک۔ ہمارا دین اسلام ایک۔ ہمارا رسول ایک۔ ہماری آسمانی کتاب ایک۔ ہمارا قبلہ ایک اور ہم سب ملائکہ و جمیع انبیاء اور ان کی کتب و صحائف اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔ کوئی اسلامی فرقہ ایسا نہیں۔ جس کے اعتقاد میں یہ اصولی چیزیں شامل نہ ہوں۔ اس کے علاوہ قرآن پاک نے انما المومنون اخوۃ ارشاد فرما کر تمام مسلمانوں کو تسبیح کے دانوں کی طرح ایک رشتہ اخوت میں منسلک کر دیا ہے۔"

یہ سب کچھ درست۔ اور اسلامی فرقوں کے اتحاد کی ضرورت مسلّم۔ پھر کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ نہ صرف اتحاد کے قیام کیلئے عملی طور پر کوئی کوشش نہیں کی جاتی۔ بلکہ آئے دن افتراق اور انشقاق کو بڑھانے والی حرکات کی جاتی ہیں۔ جیسا کہ مسلم لیگ نے حال ہی میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ خاکسار کہلانے والا کوئی شخص مسلم لیگ کا ممبر نہیں بن سکتا۔ اور ہندو اخبارات کو اس پر طعنہ زنی کا موقعہ مل گیا۔ کہ "ہندوؤں کی بڑی لعنت چھوت چھات ہے۔ اب مسلمانوں کی واحد سیاسی انجمن بھی چھوا چھوت کا شکار ہو گئی۔ مسلم لیگ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اسکا کوئی ممبر خاکسار جماعت میں شامل نہیں ہو سکتا۔"

(پرتاپ ۱۹ نومبر)

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دردِ دل سے دُعا کرنے کی درخواست

سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ارشاد فرماتی ہیں:۔

میری لڑکی عزیزہ منصورہ بیگم (بیگم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب) لمبے عرصہ سے بیمار رہیں۔ روز بروز صحت گرتی ہی چلی جا رہی ہے۔ اس وقت تک کوئی علاج اثر پذیر نہیں ہو رہا۔ میری تمام احباب جماعت اور خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ میری بیٹی کی صحت کے لئے دردِ دل سے باقاعدہ دُعا فرمائیں کہ شافی مطلق خدا اپنی قدرت سے اس کو شفا بخشے۔ آمین

سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کو بغرض علاج دہلی لے جا رہے ہیں۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ ان کی صحت و عافیت کے لئے خاص طور پر دُعا کریں؎

چوبیسواں (۲۴) وقارِ عمل بروز جمعہ ہوگا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات کے ماتحت کہ ”کام کرنے کی عادت ڈالنا نہایت اہم چیز ہے۔ اور اسے جماعت کے اندر پیدا کرنا نہایت ضروری ہے تا جو لوگ سست ہیں وہ بھی چست ہو جائیں۔ اور ایسا کوئی بھی نہ رہے۔ جو کام کرنے کو عیب سمجھتا ہو۔ جب تک ہم یہ احساس نہ مٹا دیں۔ کہ بعض کام ذلیل ہیں۔ اور ان کو کرنا ہتک ہے۔ یا یہ کہ ہاتھ سے کما کر کھانا ذلت ہے۔ اس وقت تک ہم دنیا سے غلامی کو نہیں مٹا سکتے میرے نزدیک مجلس خدام الاحمدیہ کو چاہیئے۔ کہ مہینہ دو مہینہ میں ایک دن ایسا مقرر کر دیں۔ جس میں ساری جماعت کو شمولیت کی دعوت دیں۔“

چوبیسواں وقارِ عمل ۲۶؍ ماہ نبوت مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۴۳ء بروز جمعہ باب الانوار سے قادر آباد جانے والی سڑک پر منایا جا رہا ہے۔ کام ۹½ بجے شروع ہوگا۔ جملہ احباب قادیان وقت کی پابندی کے ساتھ شمولیت فرما کر اپنے پیارے آقا کے ارشاد کی تعمیل میں مصروف عمل ہوں؎ (مہتمم وقارِ عمل)

جماعت احمدیہ دہلی کا سالانہ جلسہ

بفضلہ تعالےٰ انجمن احمدیہ دہلی کا ستر ھواں سالانہ اجلاس ۲۶-۲۷ و ۲۸ نومبر بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار بمقام ملکہ کا باغ متصل ہارڈنگ لائبریری منعقد ہوگا۔ قریب کی احمدی جماعتوں کے احباب سے درخواست ہے۔ کہ مہربانی فرما کر اس سالانہ اجلاس میں شریک ہو کر عند اللہ ماجور ہوں ان کی رہائش اور طعام کا انتظام جماعت دہلی کے ذمہ ہوگا۔ خاکسار عبد الحمید سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دہلی

ایک گریجوایٹ استانی کی ضرورت

نصرت گرلز دینیات کالج کے لئے ایک ایم۔ اے بی ٹی یا بی۔ اے۔ بی۔ ٹی استانی کی ضرورت ہے۔ جس کی انگریزی کی قابلیت بہت اچھی ہونی چاہیئے۔ تاکہ وہ میٹرک کے کورس کے علاوہ بڑی جماعتوں کو بھی انگریزی پڑھا سکے۔ خواہشمند اپنی درخواستیں جلد از جلد معہ تصدیق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

لنڈن میں تبلیغ اسلام

لنڈن ۲۸؍ اکتوبر۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن تحریر فرماتے ہیں عید الفطر کی رپورٹ اخبار سوتھ ویسٹرن سٹار اور اخبار وانڈزورتھ برو نیوز نے تقریباً نصف نصف کالم میں شائع کی۔

ماہ دسمبر میں ایک لیکچر

ناٹنگھم Cosmopolitan ڈیبٹنگ سوسائٹی نے اپنے مطبوعہ پروگرام میں ۱۹؍ دسمبر کو میرا بھی مضمون لکھا ہے۔ موضوع اسلام اور عیسائیت ہے۔ وقت چالیس منٹ ہے۔ پھر دس منٹ سوالات کے لئے پچاس منٹ ڈسکشن کے لئے۔ پھر پندرہ منٹ مجھے سوالات کا جواب دینے کے لئے پروگرام میں لکھا ہے۔ کہ حاضری چار پانچسو کے درمیان ہوتی ہے۔ اجلاسات یونیورسٹی کالج ناٹنگھم میں ہوتے ہیں۔ دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ پیغام حق کو صحیح رنگ میں پہنچانے کی توفیق بخشے آمین

سید ممتاز احمد صاحب کی روانگی

لفٹیننٹ سید ممتاز احمد صاحب بخاری نے امسال رائل کالج سے ویٹرنری سرجن کا امتحان پاس کیا۔ اور آرمی میں داخل ہو گئے۔ اب وہ ہندوستان روانہ ہو چکے ہیں۔ احباب سے ان کے بخیریت منزل مقصود پر پہونچنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عزیز ایک ذہین اور ہونہار نوجوان ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے۔ اور خدمت کی توفیق بخشے۔ اپنے پانچ سالہ قیام میں انہوں نے مسجد سے تعلق قائم رکھا۔ اور حتی الامکان مسجد میں آتے رہے۔ اور چندہ بھی دیتے رہے۔ یہاں کی مسموم فضا کے اثر سے نوجوانوں کا بچنا بہت مشکل ہے۔ ان روحانیت سوز باریک اثرات کا اندازہ صرف وہی شخص لگا سکتا ہے۔ جو اس جگہ کچھ مدت تک رہ چکا ہو۔ اگر والدین اپنے بچوں کی تربیت صحیح طور پر اسلامی رنگ میں کریں۔ تو اس کا اثر قائم رہتا ہے۔ سید ممتاز احمد صاحب کے متعلق میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ ان کے والد صاحب سید غلام حسین صاحب کی تربیت کا ان پر بہت اچھا اور گہرا اثر تھا۔ انہوں نے خط و کتابت کا سلسلہ بھی مسجد کے پتہ پر رکھا۔ احمدی طالب علموں کا مسجد سے تعلق قائم رکھنے کے لئے یہ بھی ایک اچھا ذریعہ ہے؎

”اسلام“

اس عنوان سے ۵۰ صفحہ کی ایک کتاب دو ہزار کی تعداد میں چھپوائی ہے۔ اس پر تقریباً ۵۵ پونڈ خرچ ہوئے ہیں جن میں سے لفٹیننٹ چوہدری محمد اشرف صاحب نے ۱۲ پونڈ اور عزیزم سید بشیر احمد صاحب نے ۱۰ پونڈ اور ۸ پونڈ چند اور دوستوں نے دیئے ہیں۔ احباب ان دوستوں کے لئے دعا کے واسطے درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں اس کا نیک بدلہ دے۔ اور کتاب کو لوگوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین خاکسار جلال الدین شمس

درخواستِ دعا:۔ میرے بچے عطاء الرحیم اور عطاء المجیب اور امۃ الباسط بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

درخواستِ دعا

جملہ بزرگان جماعت اور احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ میرے عزیز و محبوب بھائی چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور کے لئے دردِ دل سے دُعا کی جائے۔ کہ حضرت شافی مطلق محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ آنعزیز کو شفائے عاجلہ و صحت کاملہ مرحمت فرمائے۔ آمین

آنعزیز کو کئی سال سے بائیں گھٹنے میں شدید درد ہے۔ بعض ماہرین تشخیص امراض کا خیال ہے۔ کہ گھٹنے کے نیچے نئی ہڈی بن رہی ہے۔ ۱۴؍ اکتوبر ۱۹۴۳ء کو آنعزیز کا پاؤں غسل خانہ میں پھسل گیا۔ اور وہی گھٹنہ جس میں مدت مدید سے درد تھا ٹوٹ گیا۔ اللہ تعالےٰ اپنا رحم فرمائے۔ خاکسار۔ دردمند احمد شکر اللہ خان عزیز از ڈسکہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیسے پرندے بناتے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم سورۂ آل عمران رکوع پانچ میں خدا تعالےٰ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا یہ بیان پیش فرماتا ہے۔ انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللّٰہ۔ یعنی میں مٹی سے پرندے کی شکل کا سا بنا کر اور اس میں پھونک ماردوں گا۔ اور وہ خدا کے حکم سے اڑنے لگے گا۔ یہ ترجمہ اس آیت کا غیر احمدی علماء کرتے ہیں۔ اور مراد اس سے یہ لیتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام یہی مٹی لے کر جس سے مکان وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ گوندھ لیتے تھے۔ اور اس سے پرندے کی صورت بنا کر اس میں پھونک مار دیا کرتے تھے جو مسیح کا پرندہ بن کر اڑ جایا کرتا تھا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مولوی صاحب سے پوچھا مولوی صاحب کیا حضرت مسیح علیہ السلام کے بنائے ہوئے پرندوں کی اولاد اب بھی کہیں ہے۔ تو انہوں نے کہا ہاں یقیناً ہے۔ پھر جب ان سے کہا گیا۔ کہ بتاؤ تو سہی وہ کونسے پرند ہیں۔ تو انہوں نے نہایت بے تکلفی اور سادگی سے کہہ دیا۔ کہ وہ تو خدا کے بنائے ہوئے پرندوں میں مل جل گئے ہیں۔ اب ان میں تمیز نہیں کی جاسکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کریم تو بڑے دعوے سے معبودان باطلہ کے متبعین سے کہتا ہے ام جعلوا للّٰہ شرکاء خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیھم (رعد آیت ۱۷) یعنی کیا مقرر کئے ہیں انہوں نے اللہ کے لئے ایسے شریک جنہوں نے پیدا کیا مانند اس کی مخلوق کے پس مشتبہ ہوگئی مخلوق ان پر۔ اور کہتا ہے کہ اگر تمہارے معبودوں نے بھی کوئی ایسی مخلوق پیدا کی ہے۔ جو خدا کی مخلوق کے ساتھ مل کر مشتبہ ہوگئی ہے تو بتاؤ۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ اگر انہوں نے واقعی ایسی مخلوق بنائی تو یہ امر ان کے خدا ہونے کی دلیل ہوسکتا ہے۔ مگر چونکہ ایسی کوئی مخلوق انہوں نے نہیں بنائی اسلئے ان کی خدائی باطل ہے۔

مگر واسئے بر حال مسلمانان کہ ان میں سے اکثر ایسے علماء ہیں۔ جو قرآن کریم سے یہ استدلال کرنے میں جھجک محسوس نہیں کرتے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ایسی مخلوق پیدا کی تھی۔ جو خدا کی مخلوق سے مل جل کر مشتبہ ہوگئی ہے۔ اور اس طرح انہوں نے عیسائیوں کے ہاتھ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی خدائی کی ایک دلیل دے رکھی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے

ہمہ عیسائیاں را از مقال خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

جماعت احمدیہ کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ اس آیت کے یہ معنے ہیں۔ کہ میں بناتا ہوں۔ (تیار کرتا ہوں) تمہارے لئے نرم مٹی سے مثل تیار کرنے پرندے کے پھر پھونکتا ہوں اس میں۔ تو وہ ہوجاتا ہے اڑنے والا اللہ کے حکم سے۔ مراد اس سے یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ جو لوگ نرم مٹی کی طرح اثر پذیر ہیں۔ میں ان کو اپنی روحانی گرمی پہنچا کر (جس طرح پرندہ انڈے کے نرم مادہ کو پہنچاتا ہے۔) پرندے کی شکل پر یعنی ایسی صورت پر بنا دیتا ہوں کہ وہ روحانی پرواز کے قابل بن جاتا ہے۔ پھر جب اس میں خدائی حکم (کلام) نفخ کرتا ہوں۔ تو جس طرح پرندہ اڑ کر جسمانی بلندیوں پر پہونچ جاتا ہے یہ روحانی پرندہ پرواز کرکے روحانی بلندیاں حاصل کرلیتا ہے۔

اس آیت میں لفظ طین یعنی نرم مٹی کا مذکور واقع ہوا ہے مگر ہم کہتے ہیں۔ کہ یہ لفظ استعارہ کے طور پر اثر پذیر انسانوں کے لئے آیا ہے۔ مگر ظاہر پرست علماء استعارہ کو جو فصاحت کلام و استدلال کی جان ہے۔ قبول نہیں کرتے۔ اور کہتے ہیں یہاں تو لفظ طین ہے۔ اس کے معنے گیلی مٹی کے ہیں۔

یہ سطور لکھنے کی تحریک مجھے ایک انگریزی تحریر پڑھ کر ہوئی۔ جس میں انسانوں کو گیلی مٹی (clay) قرار دیا گیا ہے۔

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے اپنی ایک سوانح عمری انگریزی میں لکھی ہے جس میں زیادہ تر ان کی اور ان کے رفقائے کار کی پولٹیکل سرگرمیوں کا ذکر ہے۔ اس میں وہ گاندھی جی کی طاقت کے متعلق لکھتے ہیں۔

There was something hypnotic about it and we remembered the words used by Gokhale about him. How he had the power of making heroes out of clay.

یعنی ان کی طاقت میں کسی قسم کا ہپناٹزم تھا۔ اور ہم کو وہ الفاظ یاد آجاتے تھے۔ جو گوکھلے نے اس کے متعلق کہے تھے۔ کہ اس میں یہ طاقت تھی۔ کہ وہ گیلی مٹی (طین) سے بہادر آدمی (heroes) بنا دیتا۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اثر پذیر انسانوں کے لئے طین کا لفظ عربی میں ہی نہیں بلکہ انگریزی میں بھی اس کا ہم معنی لفظ clay استعمال ہوتا ہے۔ دیکھو کتاب جواہر لال نہرو انگریزی مطبوعہ جان لین بوڈلے ہیڈ لنڈن صفحہ ۲۲۳ خاکسار۔ ملک مولا بخش پریذیڈنٹ ٹاؤن کمیٹی قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسن سلوک کے متعلق ایک معزز غیر مسلم کا بیان

چند دن ہوئے میں لاہور جارہا تھا۔ کہ میرے ساتھ ایک معمر ہندو پنڈت موتی رام صاحب سابق میتھمیٹک ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول گورداسپور۔ حال ہری پور ضلع کانگڑہ بیٹھے ہوئے تھے۔ باتوں باتوں میں انہوں نے آج سے چالیس سال قبل کا ایک واقعہ سنایا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی اور غیر مذاہب والوں کے ساتھ حسن سلوک پر روشنی ڈالتا ہے۔ میں نے اسی وقت اس کی یادداشت پنسل سے لکھ کر پنڈت صاحب موصوف کے اس پر دستخط کرالئے۔ جو میرے پاس موجود ہیں۔

پنڈت صاحب نے فرمایا۔ ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء کا واقعہ ہے۔ غالباً اپریل کا مہینہ تھا گورداسپور سے ایک برات قادیان کے قریب ایک گاؤں میں گئی۔ اس گاؤں کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ اتنا یاد ہے کہ اس گاؤں میں سوم دت آریہ رہا کرتا تھا جس کے ہاں ہم ٹھہرے تھے۔ واپسی پر جب برات جناب مرزا صاحب کے مکانات کے پاس سے گزری۔ تو آپ نے برات کو رکوا لیا۔ اس پر دولہا کا باپ خوف سے کانپنے لگا۔ کہ نہ معلوم ہمیں کیوں روکا گیا ہے۔ چونکہ جناب مرزا صاحب کے خاندان کا بہت دور دور تک رعب تھا۔ اور بہت بڑی عزت تھی۔ اس لئے اس نے خیال کیا۔ کہ نہ معلوم ہم سے کیا غلطی سرزد ہوئی۔ یا غلط راستے پر چلے آئے۔ اور شائد اس وجہ سے جناب مرزا صاحب ہم پر ناراض ہوں گے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد آپ نیچے تشریف لے آئے۔ اور پانچ روپے اور ایک تھان ململ کا دُلہن کو دے کر فرمایا چونکہ یہ لڑکی ہمارے مکان کے پاس سے گزری ہے۔ اس لئے یہ لڑکی ہماری لڑکی ہے نیز براتیوں کے لئے بھی اپنا آدمی بھیج کر ایک ہندو دوکاندار کے ہاں سے مٹھائی کھلانے کا انتظام فرمایا۔ اس واقعہ کا میرے دل پر خاص اثر ہوا۔ جو آج تک موجود ہے۔ آپ کا دوسروں کے ساتھ یہ حسن سلوک ظاہر کرتا ہے۔ کہ آپ خدا کے خاص پیاروں میں سے تھے۔

پنڈت صاحب سے میں نے یہ وضاحت کرائی۔ کہ کیا برات والوں میں سے کوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقف یا دوست تھا۔ اس پر پنڈت صاحب نے کہا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ برات کے تمام کے تمام افراد جناب مرزا صاحب کے لئے بالکل اجنبی تھے۔ اور اس وجہ سے میرے دل پر اور بھی گہرا اثر ہوا۔ کہ آپ نے اجنبی آدمیوں سے یہ حسن سلوک فرمایا۔ اس کے بعد لالہ آتما رام کے پاس جب کرم دین والا مقدمہ پیش ہوا۔ تو اس وقت بھی میں حضور سے اور حضور کے خدام سے ملتا رہتا تھا۔ خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیگوس (افریقہ) میں عالیشان مسجد احمدیہ کا افتتاح

حکیم فضل الرحمن صاحب مبلغ انچارج کی طرف سے احباب کا شکریہ

میں کیا اور میری بساط کیا۔ میرے ہاتھ میں قلم اور قلم میں قوت تحریر کہاں ؂

اور میں وہ ہوں کہ گر جی میں کبھی غور کروں
غیر کیا خود مجھے نفرت میری اوقات سے ہے

اللہ تعالےٰ کا فضل۔ اس کا احسان اور محض لطف وکرم ہے۔ کہ ہماری مسجد **فضل** جس کا سنگِ بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک پیارے صحابی۔ اس کے خلیفہ کے ایک فدائی۔ ہمارے پیارے بھائی نے جس کے نام ہی کے اندر فتح وکامیابی کی کلید مضمر ہے۔ مارچ گذشتہ میں رکھا تھا۔ وہ مکمل ہوگئی اور ہم نے ۲۷؍ اگست سے اس میں نمازیں پڑھنا شروع کر دیں۔ اس کا سنگ بنیاد ۱۲؍ مارچ کو جمعہ کے دن رکھا گیا تھا۔ اور ہم نے جمعہ ہی کے دن ۲۷؍ اگست کو اس کے اندر نمازیں پڑھنا شروع کیں۔ اس کی بنیاد **ظفر اللہ** نے رکھی اور اس کا افتتاح **فضل الرحمٰن** نے کیا۔ اور اس کی تعمیر اور تکمیل خدا کے اس **خلیفہ** کے زمانہ میں اور اس کی بندھائی ہوئی ہمت اور نظر کرم کے صدقے سے ہوئی۔ جس کے متعلق خدائے ذوالعرش نے اپنے عرش سے اس زمانہ کے نبی کے ذریعہ فرمایا۔ کہ اس کے آنے کے ساتھ فضل آتا ہے۔ اور اُسی نے اس کا نام مسجد **فضل** رکھا۔ اور فرمایا کہ لنڈن کی پہلی مسجد کا نام بھی مسجد فضل ہے۔ اس کا نام بھی مسجد فضل رکھا جائے۔ گویا ابتداء سے آخر تک فضل الٰہی اس مسجد کے شاملِ حال رہا۔ اللہ تعالےٰ آئندہ بھی اُسے اس کے شاملِ حال رکھے۔ آمین

حضور نے اس کا نام تجویز فرماتے وقت لنڈن کے ساتھ جو مناسبت بیان فرمائی۔ یہ حضور کی گہری فراست اور دُور بین نگاہ کا ایک نہایت بیّن ثبوت ہے۔ واقع میں جس طرح لنڈن روحانیت سے کورا ہے۔ لیگوس بھی روحانی طور سے ایک وادی غیر ذی زرع ہے۔

اللہ تعالےٰ ہمارے **خلیفہ** کی صحت اور عمر میں برکت دے۔ اور مدت مدید تک اُس کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ تا وہ ہماری راہنمائی فرماتا رہے۔ ہمارے اندر کہاں طاقت تھی۔ کہ ہم ایسی عالی شان مسجد تو در کنار مٹی کا ایک کچا جھونپڑہ بھی بنا سکتے۔ یہ ہمارے آقا کا کرم تھا۔ کہ حضور نے پانچ ہزار روپے کی گرانقدر رقم ہمیں بطور امداد عطا کئے جانے کے واسطے ناظر صاحب بیت المال کو ارشاد فرمایا۔ اور میں اپنے دیرینہ کرمفرما خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے بڑی توجہ سے اس رقم کے جمع کرنے میں سعی فرمائی۔ پھر میں اپنے ان تمام بھائیوں اور بہنوں کا جنہوں نے نہایت فراخدلی سے دنیا کے ہر گوشہ سے اس رقم کے فراہم کرنے میں حصہ لیا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بالخصوص ان مبلغین کا جو انگلستان فلسطین اور امریکہ میں ہیں۔ اور جنہوں نے اپنی اپنی جماعتوں کے اندر تحریک کر کے چندہ بھجوایا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اس رپورٹ کو پڑھ کر میرا شکریہ سب بھائیوں اور بہنوں تک پہنچا دیں گے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

میں ایک طرف اپنی بے بسی کو دیکھتا ہوں اور دوسری طرف اللہ تعالےٰ کے فضل کو۔ تو بے اختیار میرے منہ سے نکلتا ہے ؂

خود کنی و خود کنانی کار را
خود ہی رونق تو ایں بازار را

مسجد پر ایک ہزار پونڈ کے قریب ہمارا خرچ آیا ہے۔ اس کے علاوہ احباب جماعت (مردوں۔ عورتوں اور بچوں) نے بہت سا کام خود کیا۔ بنیادیں کھودنا۔ پھر اُن کو بھرنا۔ بعض پُرانی عمارتوں کا گرانا۔ زمین کا ہموار کرنا۔ فرش لگانا۔ غرضیکہ کئی کام ہم نے خود کئے۔ اور جہاں یہ مسجد دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ ہمارا اس طرح کام کرنا بھی لوگوں کے واسطے نمونہ بن گیا۔ قریباً ہر ہفتہ اور اتوار کے دن جب دوست کاروبار سے فارغ ہوتے تو ہم وہاں کام کرتے۔ اور لوگوں کا ایک بڑا ہجوم ہمارے گرد جمع ہو کر تعجب سے ہمیں دیکھتا۔

افتتاح وغیرہ کے متعلق اخبارات نے رپورٹیں لکھیں۔ رمضان کے اندر میں نے خدا کے فضل سے تمام قرآن شریف تراویح میں پڑھا درس روزانہ ہوتا رہا۔ عید کے روز ہم مسجد سے شروع کر کے عیدگاہ تک اور پھر واپسی پر دوسرے راستہ سے مسجد تک جلوس لے گئے۔ ہمارے سامنے سبز کپڑے کا جھنڈا تھا۔ جس پر انگریزی میں لکھا ہے۔ "جماعت احمدیہ مرکز قادیان" اور منارۃ المسیح سفید رنگ سے اس پر کھینچا گیا ہے۔ غرض اللہ کے فضل سے اس مسجد کی برکت ہم اچھی طرح مشاہدہ کر رہے ہیں۔

ایام زیر رپورٹ میں ۲۰۔ اشخاص بیعت میں شامل ہوئے۔ تراویح اور عید کی نمازوں میں کئی غیر احمدی ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔

بالآخر ایک بار پھر اللہ تعالیٰ کا اور اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا۔ اور ان تمام بھائیوں اور بہنوں کا خواہ وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں آباد ہوں۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ نیز ہمارے وہ بھائی اور بہنیں جنہوں نے کسی بھی رنگ میں ہماری مدد فرمائی۔ خواہ چندہ سے۔ خواہ دعاؤں سے۔ اور خواہ وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں رہنے والے ہوں۔ ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پھر اپنے معزز بھائی سر ظفر اللہ خاں صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے بڑی تکلیف اٹھا کر اپنے آرام کو قربان کر کے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھ کر ہمارے ساتھ تعاون کا ہاتھ بٹایا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

ہم نے ایک سائن بورڈ پر مسجد کا نام۔ خطبۂ جمعہ اور درس کے اوقات لکھ کر ایک چوراہے پر اسے لٹکا دیا ہے۔ تا ہر خاص وعام اُسے دیکھ سکے۔ اسی طرح مسجد کے سامنے ایک سائن بورڈ لگا دیا ہے۔ نیز اس پر منارۃ المسیح کا نقشہ کھینچا ہے۔ اور ساتھ یہ عبارت درج ہے۔

The first and the only Ahmadiyya Central Mosque in Lagos (recognised by Amirul-Momineen Hazrat Khalifatul-Masih II. Head of the Ahmadiyya movement)

خاکسار فضل الرحمٰن حکیم عفی عنہ از لیگوس

اب میں صحیح معنوں میں احمدی ہوگیا

خدا تعالےٰ کے بے پایاں احسانات اور اسکی کریمی تھی۔ کہ خاکسار کو ۱۹۲۶ء میں تحریک احمدیت کا علم ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا مسئلہ اپنے آبائی عقائد دربارہ ختم نبوت کے پیش نظر سمجھ میں نہ آتا تھا۔ یا یوں کہئے۔ کہ دل میں جچتا نہ تھا۔ کہ یکایک احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کا لٹریچر دستیاب ہوا۔ جس سے یہی معلوم ہوتا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ غیر نبی ہونے کا تھا۔ اور الفاظ ظلی۔ بروزی اور مجازی وغیرہ اس پر دال ہیں اخبار "پیغام صلح" اور "الفضل" دونوں پڑھتا رہا۔ اپنے والد صاحب کی شدید مخالفت کے باعث ان کی زندگی میں بیعت کرنے سے مجبور رہا۔ اور انکی فوتیدگی پر نومبر ۳۵ء میں باقاعدہ بیعت کر کے جماعت احمدیہ لاہور میں شمولیت اختیار کر لی۔ اخبار "پیغام صلح" اور ینگ اسلام کا باقاعدہ خریدار ہوگیا۔ لاہور سے جو بھی رسالہ۔ کتاب یا پمفلٹ جماعت احمدیہ قادیان کے خلاف نکلتا۔ اس کو شوق سے خریدتا۔ ماہواری چندوں کی ادائیگی میں حسب توفیق باقاعدہ حصہ لیتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام دربارہ نبوت و تکفیر کی تشریح لاہوریوں کے ٹریکٹ "مسیح موعود اور ختم نبوت" اور "رد تکفیر اہل قبلہ" کی روشنی میں کر کے دل کو تسلی دے لیا کرتا تھا۔ بلکہ مجھے جماعت احمدیہ قادیان اور اُن کے مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات سے ضد۔ عناد اور پرخاش رہتی تھی۔ خدا بھلا کرے جناب شیخ حبیب الرحمٰن صاحب اے۔ ڈی۔ آئی آف سکولز کبیر والہ کا کہ ۱۳؍ مئی ۴۳ء کو اُن کے ساتھ سلسلہ گفتگو میں ان کے الفاظ چونکہ ان کے دل کی گہرائی اور خلوص سے نکلے تھے۔ جادو کی طرح اثر کر گئے۔ رسالہ "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" مصنفہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے بہت سی غلط فہمیوں اور مغالطوں کا ازالہ کر دیا۔ پھر حقیقۃ الوحی کے مطالعہ نے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسئلہ کو چراغ کی طرح روشن کر دیا۔ حضرت

خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تصنیف حقیقۃ النبوۃ نے روز روشن کی طرح نبوت حضرت مسیح موعودؑ کو ظاہر کر دیا اور مجاز۔ ظل اور بروز وغیرہ کی صحیح تشریح سے میرا دل مطمئن ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک پر صحیح طور پر چلنے اور پیش کرنے والی جماعت جماعت احمدیہ قادیان ہی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ اس نے مجھے توفیق دی کہ میں اب صحیح معنوں میں احمدی ہو گیا ہوں۔ یعنی ستمبر ۱۹۴۳ء کے تیسرے ہفتے میں حضور خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بیعت کر لی ہے۔ دوست اور بزرگ جہاں میرے لئے دعا فرماویں وہاں بہت سے ایسے مخلص دوست لاہوری حلقوں میں اس امر کے ساتھ تشہیر کیا جاوے بلکہ علاوہ ازیں بھی ایک تقریر بھی اسی عنوان کے ماتحت ہو جاوے۔ پھر جا بجا پیر کر عقیدہ ہی بھی شائع کر دی جاوے۔ آخر میں میں درخواست کرتا ہوں کہ احباب اور بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ مجھے صراط مستقیم پر قائم رکھے اور میرے گناہوں اور غلطیوں سے درگذر کرے۔ اور مجھے احمدیت کا حقیقی رنگ میں شیدا بنائے۔ آمین ثم آمین (چوہدری) محمد عبد الرحمٰن احمدی سگنیلر اہار بنگلہ وینوی نہر ضلع ملتان۔

لاہوری دوستوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں جو کہ صرف سُنّی احمدی کہلانے کے مستحق ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحیح پوزیشن سے ایسے ہی ناواقف ہیں جیسے بہت سے غیر احمدی یا غیر مسلم۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحیح پوزیشن سے آگاہ کرنا ہمارا مقدم کام ہے۔ میں محترم بزرگان سلسلہ کی خدمت میں مؤدبانہ التماس کرونگا کہ اگر وہ مناسب سمجھیں تو "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحاریر میں ظلی بروزی مجازی اور حقیقی نبی کے الفاظ کن معنوں میں استعمال ہوئے ہیں!" کے عنوان سے مختصر سا ٹریکٹ یا سلسلہ مضامین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت ضروری اعلان

جن اصحاب کے پتوں کی چٹوں پر سُرخ پنسل کا نشان کیا جا رہا ہے۔ ان کی خدمت میں یکم دسمبر کو وی پی ارسال ہوں گے۔ لہذا ان کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے کہ اگر وی پی لینا مقصود نہ ہو۔ تو یکم دسمبر سے قبل یا رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیں یا وی پی روکنے کے لئے بذریعہ خط اطلاع دے دیں۔ احباب کو یہ امر مدِ نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ موجودہ شدید گرانی کے زمانہ میں ہمیں روزمرہ کے اخراجات کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ لہذا احباب چندہ کی ادائیگی کو حتی الامکان ملتوی نہ فرماویں۔ جو دوست الفضل کا چندہ باقاعدہ اور بروقت ادا فرماتے ہیں۔ وہ فی الحقیقت الفضل کی امداد کرتے ہیں۔ اور ہماری دلی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

خاکسار مینجر الفضل قادیان

اعلان نکاح

لفٹیننٹ چوہدری عزیز الرحمٰن خاں ولد چوہدری اسعد علی خاں ساکن مٹروعہ کا نکاح مورخہ ۳۱/۱۰/۴۳ کو حسن آراء بیگم صاحبہ بنت چوہدری غلام محمد صاحب ساکن پھگلانہ سے مبلغ ۲۰۰/- روپے مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھایا اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین ۱۶/۱۱/۴۳

خاکسار محمد حسین خاں دار الفضل قادیان

منہ میں زہر۔ اگر آپ کے دانت خراب ہیں تو سمجھ لیجئے کہ آپ کھانے کیساتھ زہر کھا رہے ہیں۔ عزیز کار بالک منجن دانتوں کیلئے بیحد مفید ہے قیمت ۲ دواوس کی شیشی ۸/
عزیز کار بالک منجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ۔ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کیوجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی "سرمہ ممیرا خاص" جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں۔ قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ ۸/ تین ماشہ ۱۱/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

نہ ڈوبنے والی پونجی

جو لوگ اپنا روپیہ سونا، چاندی، جواہرات یا سامان میں لگاتے ہیں انہیں ہمیشہ نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔ ان کی دولت چوروں کے ہاتھ لگ سکتی ہے۔ یا آگ کی نذر ہو سکتی ہے۔ سونا، چاندی مسلسل استعمال سے گھس جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ آج کل سونا چاندی، جواہرات جائداد، اور صنعتی اشیاء سب کے دام مقدار بڑھے ہوئے ہیں کہ اگر ان میں آپ اپنا روپیہ پھنسا دیں تو اسکا بہت سا حصہ قیمتوں کے اچانک گر جانے کی وجہ سے ڈوب جائے گا۔

آئندہ کے لئے روپیہ بچانے کا محفوظ طریقہ اختیار کیجئے

جنگ کے زمانے میں روپیہ بچانے کا محفوظ طریقہ یہ ہے کہ آپ کی لگی ہوئی رقم روپوں کی شکل میں رہے۔ اس طرح آپ کو آئندہ کم از کم اتنے ہی روپے مل جائیں گے جتنے کہ آپ نے لگائے تھے جنگ کے بعد جب چیزوں کی افراط ہوگی اور دام گر جائینگے تو آپ اپنی رقم سے بہت کچھ خرید سکیں گے۔

روپیہ لگانے کے محفوظ طریقے

- ★ انجمن امداد باہمی۔
- ★ بنک کا سیونگ کھاتہ
- ★ بیمہ پالیسی۔
- ★ پوسٹ آفس سیونگ بینک
- یا سب سے بہتر سرکاری قرضے اور سیونگ سرٹیفکیٹ۔

چار آنے روز بچایئے

تھوڑا تھوڑا روپیہ بچانے سے بھی بڑی رقم جمع ہو سکتی ہے چار آنے روزانہ یا ہو سکے تو اس سے زیادہ بچانے کے لئے صندوقچی کو کام میں لایئے پھر اس بچائی ہوئی رقم کو نیچے لکھی ہوئی محفوظ مدوں میں بار بار لگاتے جایئے۔

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

امرتسر میں عمدہ اور بہترین کتابوں کی دوکان سٹینڈرڈ ایجنسی پتلی گھر سے تبدیل ہو کر ایجرٹن روڈ پر آ گئی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ!

واشنگٹن ۲۲ نومبر۔ نائب وزیر خارجہ امریکہ نے اپنی ایک تقریر میں اس امر کا اظہار کیا کہ لڑائی ابھی آسانی سے ختم نہیں ہوگی۔ لڑائی کے ختم کرنے کے لئے بیحد شدید اقدامات کرنے پڑینگے۔ دنیا کا کوئی سمجھدار آدمی یہ پیشگوئی نہیں کر سکتا کہ جنگ کب ختم ہوگی۔ لیکن اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ ۱۹۴۴ء میں دشمن پر ایسا کاری وار کیا جائے گا۔ جو اس کے لئے فیصلہ کن ثابت ہو۔

طہران ۲۲ نومبر۔ سر حسن سہروردی مشیر وزیر ہند بذریعہ طیارہ مصر سے طہران پہنچے۔ آپ سفیر برطانیہ متعین ایران کے مہمان ہیں۔ آپ نے ایک ملاقات میں اس امر کا اظہار کیا کہ میں برطانوی ہسپتال کو دیکھ کر بیحد خوش ہؤا ہوں کیونکہ وہاں ہندوستانی اور انگریز سپاہیوں سے یکساں سلوک کیا جا رہا ہے۔

زورچ ۲۲ نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ اطالوی شہر "ولاڈی ڈان مرینو" میں جو سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر واقع ہے۔ اطالوی قوم پرستوں اور جرمنوں کے درمیان لڑائیاں ہو رہی ہیں۔

انقرہ ۲۲ نومبر۔ سپاہ سے بھری ہوئی جرمن ٹرینیں بلگریڈ (یوگوسلاویہ) سے جنوب کی طرف جا رہی ہیں۔ روزانہ ۱۰ سے ۱۲ ٹرینیں جاتی ہیں۔ اس فوج نے روس کے محاذ پر بڑی بہادری دکھائی تھی۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ اسوقت پانچ ہزار وطن پرست اطالوی شمالی اطالیہ میں جرمنوں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔

پشاور ۲۲ نومبر۔ ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے ایک تقریر میں کہا کہ سکھوں کو اپنے مذہبی اور سیاسی نصب العین کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ اور دوسرے سیاسی اداروں میں جذب نہیں ہونا چاہیئے۔

بیروت ۲۱ نومبر۔ جنرل کترو نے ایک تقریر میں کہا کہ فرانس اسوقت تک انجمن اقوام سے مشورہ کئے بغیر لبنان کو آزاد کرنے کے قابل نہیں ہو سکا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فرانس لبنان کے معاملے میں لیگ کے آگے جوابدہ رہا ہے۔ مگر اب یہ حالات بھی لبنان کو آزادی دینے کی راہ میں مزاحمت نہیں کر سکتے۔ امر مسلّم ہے کہ لبنان کا مسئلہ صرف لبنان اور فرانس تک محدود نہیں بلکہ انگلستان اور فرانس سے بھی تعلق رکھتا ہے اگرچہ فرانس اور انگلستان میں بہت سے اختلافات موجود ہیں۔ پھر بھی میں برطانیہ کا سب سے بڑا دوست ہوں۔

کلکتہ ۲۱ نومبر۔ ڈاکٹر مونجے نے ایک بیان میں ظاہر کیا ہے کہ کلکتہ شہر سے کنگالوں کو نکالتے وقت متعلقہ افسروں کی طرف سے سختی کی گئی ہے۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ ڈاکٹر مونجے کے بیان کے مطابق اس واقعہ کی تحقیق کی گئی اور معلوم ہؤا کہ افسر مذکور نے ان ہدایات کی خلاف ورزی کی ہے۔ جو اُسے حکومت کی طرف سے دی گئی تھیں اب حکومت افسر مذکور کے خلاف تادیبی اقدام اختیار کر رہی ہے۔

واشنگٹن ۲۱ نومبر۔ لارڈ ہالیفیکس سفیر برطانیہ متعین امریکہ نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ یہ خیال کرنا غلطی ہے۔ کہ یورپ کی لڑائی بہت جلد ختم ہو جائے گی۔ لیکن یہ امر مسلّم ہے کہ یورپ میں جرمنی کی گردن توڑنے کے بعد بحرالکاہل میں جاپان پر ہلہ بول دیا جائیگا۔ جاپان بھی جرمنی کی طرح ایک لمبی لڑائی کی تیاری کر رہا ہے۔ دشمن ابھی بہت مضبوط ہے۔

انقرہ ۲۱ نومبر۔ حسین یاسین نے اخبار "تان" میں حکومت ترکیہ کے اس اعلان پر جو ماسکو کانفرنس کے بعد شائع ہؤا۔ تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انگلستان اور جرمنی کی موجودہ جنگ میں ترکیہ غیر جانبدار نہیں ہے۔ اسکا رویہ اور پالیسی بالکل واضح ہیں۔ برطانوی اور ترکی معاہدہ اتحاد میں کسی دوسرے ملک سے معاہدہ ہونے کے باوجود کوئی فرق نہیں آیا۔ اس معاہدہ اتحاد کی شرائط پر فی الفور عملدرآمد کرنے کے لئے ترکیہ ہر وقت تیار ہے۔ حسین یاسین مزید لکھتے ہیں کہ ہم برطانیہ سے جو معاہدہ اتحاد کر چکے ہیں۔ اسکی شرائط کی پابندی کرنا اپنا فرض تصور کئے ہوئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۲ نومبر۔ امریکی ہوائی جہازوں نے ایک جاپانی اگنبوٹ اور گیارہ سو ٹن کے جہاز کو ڈبو دیا۔ اور پانچ جہازوں کو نقصان پہنچایا۔

واشنگٹن ۲۲ نومبر۔ جاپان نے مان لیا ہے کہ بحرالکاہل جنوبی کے جزائر ماکھن وغیرہ میں اتحادی فوجیں اتر گئی ہیں۔ اور گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ جاپانیوں نے یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ فوجیں اتارنے سے قبل ہوائی جہازوں اور جنگی جہازوں نے بہت زور کے گولے برسائے سالومن کے جزیرہ میں جو فوجیں اتری ہیں۔ وہ آگے بڑھ رہی ہیں۔

ماسکو ۲۲ نومبر۔ دریائے نیپر کے موڑ پر جو روسی حملہ شروع ہؤا ہے۔ اسمیں بڑی کامیابی ہو رہی ہے۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں روسی فوجیں کافی آگے بڑھ گئی ہیں۔ دریائے نیپر کے دکن کے کئی شہروں پر روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ موڑ کے نیچے کے حصہ پر بھی حملہ کر دیا گیا۔ اس سے اور مغرب میں چرکاسی کے مقام پر جرمن روسیوں کا سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ ایک روسی دستہ شمال کی طرف سے شہر سے آگے نکل گیا ہے۔ اور دوسرا شہر میں لڑ رہا ہے۔

ماسکو ۲۲ نومبر۔ کل روسیوں نے ایک مقام پر جرمنوں کے سب حملے روک کر جوابی حملہ کیا۔ اور دو پہاڑیاں اور تین قصبے قبضہ میں کر لئے۔ باوجود اس کے جنگ کا زور کم نہیں ہؤا۔ بلکہ حالت نازک سمجھی جاتی ہے۔

ماسکو ۲۲ نومبر۔ سفید روس میں روسی فوجیں کمان کی شکل میں دو اہم چھاؤنیوں کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ جس سے گومیل کو جانے والی ریلوے لائن خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ صرف یہی سڑک ہے۔ جس سے جرمنوں کو رسد اور کمک پہنچتی ہے۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ اٹلی میں موسلا دھار بارش کی وجہ سے پانچویں اور آٹھویں فوج کی کارروائی میں پھر رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے تاہم آٹھویں فوج آگے بڑھ رہی ہے اور دو اور مقامات پر اس نے قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ گذشتہ چھ ماہ میں ہزاروں اتحادی جہازوں نے بحر اوقیانوس کا سفر کیا۔ مگر دشمن ۲۰۰۰ جہازوں میں سے صرف ایک کو ڈبونے میں کامیاب ہو سکا۔

بیروت ۲۲ نومبر۔ لبنان کے صدر اعظم وزراء اور ارکان کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ صدر کو بحال کر دیا گیا ہے۔ مگر وزراء کو نہیں۔

لاہور ۲۲ نومبر۔ آل انڈیا ہندو مہا سبھا کا سالانہ اجلاس اب کے امرتسر میں ہوگا۔ استقبالیہ کمیٹی کے صدر ڈاکٹر گوکل چند نارنگ منتخب کئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ یہاں اس بات پر خوشی کا اظہار کیا گیا ہے کہ لبنان کے صدر اور وزراء کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۲۲ نومبر۔ نیوگنی میں دشمن کے ان دستوں پر زیادہ دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ جو سیٹل برگ میں گھر گئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۲ نومبر۔ جاپانی نیو برٹن میں اپنی چھاؤنی روبال میں کمک پہنچانے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ دشمن کے ایک جہازی قافلہ پر جو روبال میں کمک لے جا رہا تھا۔ حملہ کیا گیا۔ جس میں دس ہزار ٹن کے ایک جہاز کو نشانہ بنایا۔ جسے آگ لگ گئی۔

سیڈوٹین

ہسٹیریا کیلئے بہترین دوا ہے۔ تو سیڈوٹین ہے! سیڈوٹین تمام بڑھی ہوئی تحریکات و احساسات کو کم کر کے بدن میں سکون و راحت پیدا کر کے مریض کو مکمل صحت دیدیتی ہے اور بے ضرر ہونے کی وجہ سے دن بدن زیادہ مقبول ہو رہی ہے۔

قیمت مکمل کورس -/۸/۵

دواخانہ طب جدید قادیان

زدجام عشق یہ وہ مشہور نسخہ ہے۔ جسے رؤسار استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بڑے اجزاء مشک تاتار۔ ایرانی زعفران۔ کشتہ شنگرف اور سنکھیا کا تیل ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہماری تیار کردہ گولیاں اجزاء کے خالص اور اعلیٰ ہونے کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ قوت اور پٹھوں کو طاقت دینے میں بینظیر دوا ہے۔ قیمت عہ کی چھ گولیاں۔

ملنے کا پتہ:۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

کوئن ٹیبلٹس ٹکیاں **ملیریا** سے بچنے کیلئے بہترین دوا ثابت ہو چکی ہے

۱۰۰ ٹکیہ دو روپیہ محصولڈاک و ردو شیشی تک

دی کوئن سٹورز قادیان